

نادر از منہستی



پروفیسر ڈاکٹر

ادارہ تحقیقاتِ امامِ احمد رضا کشمیر

تاریخ مسیحیت

(امام احمد رضا محدث بریلوی)

|||

از

اقبال احمد خزانہ قادری

|||

ناشر

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

گلشن رضا جانباز چوک، خانپورہ بارہ، مولہ۔ ۱۹۳۱ء کشمیر

نام کتاب	:	نادر زمن ہستی
مرتب	:	پروفیسر ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
صفحات	:	۲۴
سن اشاعت	:	رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ / اکتوبر ۲۰۰۴ء
تعداد	:	۱۱۰۰ (گیارہ سو)
ناشر	:	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کشمیر

☆☆ ملنے کا پتہ ☆☆

- (۱) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (اسلام آباد)
 44/4-D، اسٹریٹ-38، سیکٹر F-6/1 اسلام آباد 44000 پاکستان
- (۲) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی
 25، جاپان فیشن، رضا چوک، ریگل صدر (کراچی 74400) پاکستان
- (۳) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کشمیر
 گلشن رضا، جانباز چوک، خانپورہ بارہمولہ 193101 کشمیر

حرفِ آغاز و انتساب

گزشتہ برس ۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۰ء میں راقم نے روزنامہ ”جنگ“ کراچی کیلئے
امام احمد رضا قدس سرہ کی سیرت و کردار پر مختصر مقالہ تحریر کیا تھا جو کہ ۲۲ جون ۱۹۹۰ء کو روزنامہ
جنگ کراچی میں بعنوان

”مجدد دین و ملت امام احمد رضا محدث بریلوی“

شائع ہوا۔۔۔۔۔ محبین و عقیدت مندانِ امام احمد رضا نے مقالے کو پسند کیا اور بے حد سراہا۔۔۔۔۔
پھر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی نے اپنے سالانہ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۰ء میں
(۶۱۱—۶۴) شائع کیا۔۔۔۔۔ استاذ گرامی قبلہ ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد زید مجیدؒ و زید لطفہ کی
ہدایت پر راقم نے اس میں بعد میں بعض اضافے و ترمیم کیں اور اب ان اضافوں و ترمیم کے ساتھ یہ
مقالہ بعنوان ”نادرِ زمن، مستی“، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، حیدرآباد کی مساعی جمیلہ سے کتابی صورت
میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ شہزادہ مفتی اعظم سندھ حضرت مفتی محمد خلیل خاں برکاتی
علیہ الرحمۃ حضرت علامہ مفتی ابوجواد احمد میاں برکاتی مدظلہ کو جزائے خیر سے نوازے۔۔۔۔۔ آمین)

۔۔۔۔۔ راقم اپنی اس حقیر سی کوشش کو حضرت شیخ طریقت وارث علوم رضا علامہ
مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری قبلہ اور استاذ گرامی قدو واقف علوم رضا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
قبلہ دامت برکاتہم علینا و زید مجیدہم کے اسمائے گرامی سے منسوب کرتا ہے۔

از۔۔۔۔۔ احقر اقبال احمد اختر القادری عفی عنہ

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ

(بکالتِ معتکف، خواجہ جامع مسجد 2 - 5/8 نارتھ کراچی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

پیش نظر مقالہ ”نادرِ زمنِ ہستی“ فاضل نوجوان مقالہ نگار عزیزم مولانا اقبال احمد اختر قادری زید مجبہ کی تحریر ہے۔ اقبال احمد اختر قادری صاحب اہلسنت کے ابھرتے ہوئے قلم کار ہیں۔ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری دامت برکاتہم عالیہ سے نسبت ارادت رکھتے ہیں۔ الحمد للہ باشرع آدمی ہیں، اتباع سنت کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا سے گزرتے پانچ سال سے وابستہ ہیں۔ ان دونوں یعنی ادارہ متذکرہ سے وابستگی اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی نسبت نے ان کے فکر و ذہن کو مزید جلا اور قلم کو نکھار بخشا ہے، پھر اس پر طرہ یہ کہ مسعود ملت ماہر رضویات محترم و مکرم پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم عالیہ کی علمی سرپرستی و رہنمائی نے ان کے قلم کی جولانی کو اور سہ آتش بنا دیا۔

زیر نظر مقالہ اس صدی کی عبقری شخصیت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت و کردار سے متعلق ہے۔ فاضل مقالہ نگار نے بڑے اچھوتے تاثراتی انداز میں مقالہ کی ابتدا کی ہے۔ منظر کشی اور مکالمات کی صنعت سے کام لے کر انہوں نے قاری کی دلچسپی اور جذبہ تجسس کو ابتدا ہی سے متوجہ کرنے کی سعی کی ہے۔ زبان رواں اور شستہ ہے۔ مقالہ اگرچہ مختصر ہے لیکن امام احمد رضا کی سیرت کے خاص پہلو اور علمی، دینی

اور سیاسی کارناموں کے اہم گوشوں کو بھرپور انداز میں پیش کیا گیا ہے۔
 خاص بات یہ ہے کہ فاضل مقالہ نگار نے اس کا خاص اہتمام کیا
 ہے کہ کوئی بات بغیر تحقیق اور حوالے کے تحریر نہ کی جائے،
 اللہ تعالیٰ ان کے علم میں برکت اور قلم میں روانی عطا فرمائے،
 اتباع سنت پر ثابت قدم رکھے، اور مزید علمی اور روحانی بلندیوں سے سرفراز
 فرمائے۔ آمین

وجاہت رسول قادری عفی عنہ
 اسٹینٹ وائس پرنسپل
 انچارج زکوٰۃ سیل، صیب بینک لمیٹڈ
 صیب بینک پلازہ، کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ

نادِرِ مَن مَنی

ہندوستان کا ایک شہر ہے _____
گرمی کا زمانہ ہے _____

رمضان المبارک کا مہینہ اپنی رحمتیں برکتیں خوب لٹا رہا ہے _____ اس شہر کے
ایک علمی گھرانے میں آج ایک بچے کی روزہ کشائی ہے _____
بچے کو صبح سحری میں اٹھایا گیا اور حسب ضرورت سحری کرا دی گئی تھی
_____ محلہ سوداگراں کے اس کا شانہ مبارک میں روزہ کشائی کی تیاریاں
ہو رہی ہیں _____

عزیز و اقارب و دوست و احباب کو بچے کے ساتھ روزہ افطار
کرنے کیلئے مدعو کیا گیا ہے _____
سہ پہر کا وقت ہوا تو سامانِ افطار کی تیاری شروع ہو گئی _____ ایک الگ
کمرے میں پھل فروٹ اور دیگر سامانِ خورد و نوش کے علاوہ ”فیرنی“ کے پیالے
بھی چنے ہوئے ہیں _____

موسم گرمی کی شدت و حدت اپنے شباب پر ہے _____
گرمی سے لوگوں کا برا حال ہے، ہر کوئی چاہتا ہے کہ جلد وقتِ افطار ہو جائے

تاکر روزہ افطار کیا جائے۔۔۔۔۔ یکایک بچے کے والد اپنے بچے کو اس
کمرے میں لے جاتے ہیں جہاں سامانِ افطار ہے اور اندر سے دروازہ بند
کر لیتے ہیں، پھر ایک فیئرٹی "کاپیالہ اٹھا کر بیٹے کی طرف بڑھاتے ہیں اور تمناؤں
کہتے ہیں۔۔۔۔۔

لو بیٹا۔۔۔۔۔!

اسے کھا لو۔۔۔۔۔

بچہ حیران ہو کر عرض کرتا ہے۔۔۔۔۔

ابا حضور۔۔۔۔۔!

میرا تو روزہ ہے۔۔۔۔۔ کیسے کھاؤں۔۔۔۔۔؟

اس پر والد نے کہا۔۔۔۔۔

میاں کھا بھی لو۔۔۔۔۔!

بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔ میں نے دروازہ بند کر دیا ہے،

اب کوئی دیکھنے والا نہیں۔۔۔۔۔

لو۔۔۔۔۔!۔۔۔۔۔ جلدی سے کھا لو

یہ سن کر بچے نے پھر ادب سے عرض کی

ابا حضور۔۔۔۔۔!

اگرچہ کوئی نہیں دیکھ رہا۔۔۔۔۔ مگر جس کے حکم پر روزہ رکھا ہے، وہ تو

دیکھ رہا ہے۔۔۔۔۔!

بچے کا یہ جواب سن کر والد کی آنکھوں سے بے اختیار اشکوں کا

سیلاب بہہ نکلا۔۔۔۔۔ فرط مسرت میں اپنے ہونہار فرزند کو گلے سے

لگایا۔۔۔۔۔ سینے سے چٹالیا اور پیار کرتے ہوئے باہر لے آئے۔۔۔۔۔
 پھر اوقاتِ کار کے مطابق سب کے ساتھ بچے نے روزہ افطار کیا۔۔۔۔۔
 اللہ، اللہ!۔۔۔۔۔

بچپن ہی سے اتنا خوفِ خدا۔۔۔۔۔

پاسِ شریعت۔۔۔۔۔

کیا کسی نے کبھی سنا۔۔۔۔۔؟

یہ بچہ۔۔۔۔۔ کون تھا۔۔۔۔۔؟

یہ بچہ کوئی عام بچہ نہ تھا!۔۔۔۔۔

اسے تو قدرت نے عالمِ اسلام اور خاص کر ہندوستان کے مسلمانوں کی
 رہبری و رہنمائی کے لئے بریلی شریف میں پیدا فرمایا تھا۔۔۔۔۔ یہ وہی بچہ
 تھا جو کہ آگے چل کر دنیا کے اسلام کی ایک عظیم شخصیت بن کر ابھرا۔۔۔۔۔
 جسے جید علمائے عرب و عجم نے ”مجددِ دین و ملت“ کہا۔۔۔۔۔
 کون۔۔۔۔۔؟

۔۔۔۔۔ ”امام احمد رضا محدث بریلوی“۔۔۔۔۔

۱۰ وہ امام احمد رضا۔۔۔۔۔ جو تمام مروجہ علوم کے عالم اور نکتہ دان تھے۔۔۔۔۔

۱۱ وہ امام احمد رضا۔۔۔۔۔ جن کے فتاویٰ مطالعہ کرنے کے بعد شاعرِ مشرق

ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ

”میں نے دورِ آخر میں ان (مولانا احمد رضا خاں)۔

جیسا فقیہ نہیں دیکھا۔۔۔۔۔ مولانا جو رائے

ایک بار قائم کر لیتے ہیں اسے دوبارہ بدلنے کی

ضرورت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ وہ اپنا موقف

ہمیشہ خاص سوچ و بچار کے بعد اختیار کرتے ہیں
 _____ رہا اگر عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی وجہ سے، ان کی طبیعت میں شدت نہ ہوتی تو
 وہ اپنے دور کے امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ)
 ہوتے۔ _____

وہ امام احمد رضا _____ جو علم و فضل کا ایک وسیع سمندر تھے، ایسا سمندر
 _____ جس کے اسرار و رموز کی غواہی تو ایک طرف، تاہنوز اس کے ساحل
 تک بھی رسائی نہیں ہو سکی _____

وہ امام احمد رضا _____ جو زود نویسی _____ برجستگی اور تصنیفی استعداد
 کی تمام اعلیٰ صلاحیتوں سے بہرہ ور تھے _____

وہ امام احمد رضا _____ جن کی علمی گہرائی و گہرائی اور فنی کمال کا یہ عالم کہ اگر علم و
 فن کے بڑے بڑے ماہرین کو اس کے مشاہدے کا موقع ملتا تو وہ شرفِ
 تلمذ کی آرزو کرتے _____

وہ امام احمد رضا _____ جنہیں دنیا آج "اعلیٰ حضرت" _____ "فاضلِ
 بریلوی" _____ "امام اہلسنت" _____ اور "مجددِ دین و ملت"
 کے القاب سے یاد کرتی ہے _____

وہ اپنے زمانے کی نادر و نایاب ہستی تھے _____
 "نادرِ زمن" _____ تھے _____

آپ نے ۱۲۴۳ھ ۱۴ جون ۱۸۵۶ء بوقت ظہر اس
 دنیائے فانی کو اپنے قدمِ میمنتِ لزوم سے سرفراز فرمایا _____ والدِ ماجد

سے گھر پر ہی درسیات کی تکمیل کی۔ ۱۲۹۲ھ میں کچھ دن رامپور میں قیام کر کے مولانا عبدالعلی رامپوری علیہ الرحمہ (م۔ ۱۳۰۳ھ / ۱۸۸۵ء) سے "شرح چغمنی" کے چند اسباق پڑھے۔ اپنے والد ماجد کے علاوہ جن حضرات سے پڑھایا سند حدیث وفقہ حاصل کی ان کے اسما گرامی یہ ہیں۔

- ۱۔ حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی (م۔ ۱۲۹۷ھ / ۱۸۷۹ء)
- ۲۔ مولانا محمد نقی علی خاں (م۔ ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۰ء)
- ۳۔ شیخ احمد بن زین دحلان مکی (م۔ ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء)
- ۴۔ شیخ عبدالرحمن سراج مکی (م۔ ۱۳۰۱ھ / ۱۸۸۳ء)
- ۵۔ شیخ حسین بن صالح (م۔ ۱۳۰۲ھ / ۱۸۸۴ء)
- ۶۔ مولانا عبدالعلی رامپوری (م۔ ۱۳۰۳ھ / ۱۸۸۵ء)
- ۷۔ شاہ ابوالحسین احمد النوری (م۔ ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء)
- ۸۔ مولانا مرزا غلام قادر بیگ (م۔ ۱۳۰۱ھ / ۱۸۸۳ء) شاہ

امام احمد رضا نے ۱۳ سال، ۱۰ ماہ، ۵ دن کی عمر میں جمیع علوم دینیہ کی تکمیل فرما کر ۱۴/۴ شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء میں سند فراغت حاصل کی اور دستار فضیلت زیب سرفرمائی نیز اسی روز سب سے پہلا فتویٰ تحریر فرمایا۔

آپ کو علومِ درسیہ کے علاوہ علومِ جدیدہ و قدیمہ پر بھی مکمل دسترس و عبور حاصل تھا۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ ان میں بعض علوم ایسے ہیں جن میں کسی استاد کی رہنمائی حاصل کئے بغیر اپنی خداداد صلاحیت و

ذہانت سے کمال حاصل کیا۔۔۔۔۔ ایسے تمام علوم و فنون جن پر امام احمد رضا
محدث بریلوی کو مکمل عبور حاصل تھا۔ جدید تحقیق کے مطابق تقریباً اکثر ان
ہیں۔۔۔۔۔ ان میں کئی فن تو ایسے ہیں کہ دورِ جدید کے بڑے بڑے
محققین اور ماہرین علوم و فنون ان کے ناموں سے بھی آگاہ نہ ہونگے۔۔۔۔۔

علم قرآن	۱	علم حدیث	۲
اصول حدیث	۳	فقہ حنفی	۴
کتب فقہ جملہ مذاہب	۵	اصول فقہ	۶
جمل مہذب	۷	علم تفسیر	۸
علم العقائد و الکلام	۹	علم نحو	۱۰
علم صرف	۱۱	علم معانی	۱۲
علم بیان	۱۳	علم بدیع	۱۴
علم منطق	۱۵	علم مناظرہ	۱۶
علم فلسفہ	۱۷	علم تفسیر	۱۸
علم ہیئت	۱۹	علم حساب	۲۰
علم ہندسہ	۲۱	قرأت	۲۲
تجوید	۲۳	تصوف	۲۴
سلوک	۲۵	اخلاق	۲۶
اسماء الرجال	۲۷	سیر	۲۸
تواریخ	۲۹	لغت	۳۰
ادب مع جملہ فنون	۳۱	ارشاد طیبی	۳۲

۲۴	_____	۲۳	جبر و مقابله
۲۶	_____	۳۵	لوغارٹھمات
۳۸	_____	۳۷	مناندر و مرايا
۴۰	_____	۳۹	زربجات
۴۲	_____	۴۱	مثلث مسطح
۴۴	_____	۴۳	مربعات
۴۶	_____	۴۵	زائرجہ
۴۸	_____	۴۷	نظم فارسی
۵۰	_____	۴۹	نثر عربی
۵۲	_____	۵۱	نثر ہندی
۵۴	_____	۵۳	خط نستعلیق
۱۳	_____	۵۵	علم الفرائض
PHYSICS	_____	۵۶	علم طبیعیات
		۵۷	علم صوتیات
		۵۸	علم نور
CHEMISTRY	_____	۵۹	علم کیمیا
		۶۰	علم طب
		۶۱	علم الادویہ
ECONOMICS	_____	۶۲	علم معاشیات
FINANCE	_____	۶۳	علم اقتصادیات

COMMERCE.	علم تجارت	۶۴
STATISTICS.	علم شماریات	۶۵
GEOLOGY.	علم ارضیات	۶۶
GEOGRAPHY.	علم جغرافیہ	۶۷
POLITICAL SCIENCE.	علم سیاسیات	۶۸
INTERNATION RELATION.	علم بین الاقوامی امور	۶۹
	علم معدنیات	۷۰
<u>۱۴</u> ETHICS.	علم اخلاقیات	۷۱

امام احمد رضا نے درج بالا مختلف علوم و فنون پر تقریباً ہزار کے لگ بھگ کتب تصنیف فرمائیں اور علوم و معارف کے وہ دریا بہائے کہ جن سے لشکانِ علم و فن رہتی دنیا تک سیرابی حاصل کرتے رہیں گے۔ ۷۵

آپ نے صرف ایک ماہ کی مختصر سی مدت میں پورا قرآن مجید حفظ فرمایا جو کہ اسلامی تاریخ میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے بعد دوسرا واقعہ ہے۔

ہو ایوں کہ بعض حضرات خطوط وغیرہ میں آپ کے نام کے ساتھ لفظ ”حافظ“ بھی لکھ دیا کرتے تھے، ایک روز ارشاد فرمایا کہ بعض نادان حضرات میرے نام کے ساتھ ”حافظ“ بھی لکھ دیتے ہیں حالانکہ میں اس منصب کا اہل نہیں۔ لیکن میں نہیں چاہتا کہ وہ غلط ثابت ہو۔ رمضان شریف کا مہینہ آیا تو آپ نے روزانہ ایک پارہ حفظ کرنا شروع کر دیا، وہ اس طرح کہ روزانہ دن میں ایک پارہ کا ورد فرماتے اور رات کو عشاء کا وضو فرمانے کے بعد

اور جماعت سے قبل حافظ صاحب کو سنا دیتے۔۔۔۔۔ اس طرح آپ نے تیسویں روزے تک تیسوں پارے حفظ سنا دیئے اور یوں صرف ایک ماہ کی قلیل مدت میں پورا کلام پاک حفظ فرمایا اور فرمایا ”کہ بھدا اللہ ہم نے کلام پاک ترتیب کے ساتھ یاد کر لیا اور یہ اس لئے کہ بندگان خدا کا کہنا غلط نہ ہو“۔۔۔۔۔ ۱۶

یہ رب تعالیٰ کا آپ پر بڑا انعام تھا اور آپ کے حافظے کی کرامت۔۔۔۔۔

امام احمد رضا نے تعلیم کی غرض سے کسی مدرسہ یا دارالعلوم میں داخلہ نہیں لیا بلکہ جملہ تمام علوم و فنون کو اپنے جدا جدا والد ماجد کی بارگاہ سے گھر ہی میں حاصل کیا۔۔۔۔۔ نیز متذکرہ اساتذہ کرام کے علاوہ کسی کھانے زانوں نے تلمذتہ نہیں کئے۔۔۔۔۔ رب کائنات کے فضل و کرم سے علم سے لگاؤ تھا چنانچہ اپنی خداداد ذہانت کی وجہ سے علوم مرّوجہ کا سراپا بن گئے۔۔۔۔۔ نہایت ہی قلیل مدت میں تمام علوم کے سمندر عبور کر لئے۔۔۔۔۔

علم ظاہری سے سرفراز ہونے کے بعد ”علوم باطنی“ سے فیضیاب ہونے کیلئے امام احمد رضا اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خاں کے ساتھ ۱۲۹۳ھ ہجری ۱۸۷۶ء میں ہندوستان کے ایک عظیم روحانی مرکز ”خانقاہ عالیہ برکاتیہ“ مارہرہ شریف حاضر ہوئے اور قطب زمان حضرت سید شاہ آل رسول مارہرہ کی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کے ارادت مندوں میں شامل ہو گئے۔۔۔۔۔ پیر روشن ضمیر نے مرید با صفا کی نورانی پیشانی پر آثار سعادت دیکھ کر اسی وقت اپنی روحانی خلافت و اجازت سے نوازا۔۔۔۔۔ اس نسبت برکات نے دو آتشہ کا کام دیا۔۔۔۔۔ ایک جانب علم کا جلال، دوسری طرف زہد و تقویٰ کا کمال۔۔۔۔۔ سارے ہندوستان اور بلاد و امصار میں دھوم

مچ گئی۔ ہر طرف سے تشنگانِ علم اور نورِ معرفت کے پروانے ٹوٹ پڑے۔ لوگوں کی تو بات ہی کیا۔ خود آپ کے پیر و مرشد حضرت سید شاہ آلِ رسول مارہروی علیہ الرحمہ بھی آپ پر فخر فرماتے۔ چنانچہ فرماتے کہ

”جب قیامت میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آلِ رسول۔۔۔! میرے لئے کیا لایا ہے۔۔۔؟ تو میں عرض کروں گا اے مالکِ کل۔۔۔!“

میں تیرے لئے ”احمد رضا“ لایا ہوں۔۔۔^{۱۸۷۸}

امام احمد رضا پہلی بار ۱۳۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں اپنے والد

ماجد کی معیت میں زیارتِ حرمین شریفین کے لئے حاضر ہوئے۔ جب مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ روانہ ہوئے تو ایک نظم رقم فرمائی، جو وارداتِ کیفیاتِ قلبیہ کی آئینہ دار ہے۔ جس کے حرفِ حرف سے بوئے محبت کی مہکارِ قلب و جاں کو عطرِ بیز کرتی ہے۔ اس کا مطلع یہ ہے۔

حاجیو آؤ شہنشاہِ کار و روضہ دیکھو

کعبہ تو دیکھ چکے، کعبے کا کعبہ دیکھو

جبکہ دوسری مرتبہ ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں حج بیت اللہ اور زیارتِ حرمین شریفین کیلئے تشریف لے گئے تو دورانِ قیام مکہ ایک روز حرم شریف کے صحن میں تشریف فرما تھے۔ نوارِ معرفت سے پیشانی جگمگا رہی تھی۔

امام وقت حضرت حسین بن صالح شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا وہاں سے گذر ہوا اور ان کی نظر جب آپ کے رخِ زیبا پر پڑی تو بے ساختہ لپکار اُٹھے
 «انی لاجد نور اللہ فی هذا اللجین»

ابیشک میں اس پیشانی میں اللہ کا نور دیکھتا ہوں، _____ ۱۹

حالانکہ امام موصوف آپ سے متعارف بھی نہیں تھے _____

اس موقع پر علمائے عرب نے ایک استفاء ”علم غیب“ پر

آپ سے دریافت کیا اور دو دن میں اس کا جواب چاہا _____

طویل سفر کے سبب آپ کی طبیعت کچھ ناساز تھی اور بخار سا بھی تھا پھر نہ کوئی تحریری یادداشت قریب اور نہ ہی حوالے کیلئے کتابیں موجود تھیں مگر آپ نے اپنی خداداد صلاحیت و ذہانت سے کام لے کر صرف آٹھ گھنٹے کی مختصر مدت میں مطلوبہ سوال کا نہایت بلیغ و فصیح عربی میں جواب تحریر فرمایا جو ایک بے مثال و لازوال مقالے کی صورت میں تقریباً چار سو صفحات (۴۰۰) پر پھیل گیا _____

امام احمد رضا نے اس کا عنوان ”الدولة المکیة بالمادة الغیبیة“ تجویز فرمایا

_____ علمائے عرب نے جب یہ جواب دیکھا تو آپ کی ذہانت اور

علمی بصیرت پر حیران رہ گئے _____

چنانچہ شیخ جلیل، عالم جلیل، شیخ ہدایت اللہ بن محمد بن محمد سعید مندی

مہاجر مدنی علیہ الرحمہ نے جب امام احمد رضا کی یہ تصنیف لطیف دیکھی تو اس کے

علمی معیار _____ دلائل و برہان اور عربی زبان کی فصاحت و بلاغت سے

اتنے متاثر ہوئے کہ اس کتاب پر عربی میں تقریباً آٹھ صفحات پر مشتمل ماضلانہ تقریظ

رقم فرمائی جس میں آپ نے درج ذیل لقب سے امام احمد رضا کو زبردست

خراج تحسین پیش کیا

«مجدد المائتہ الحاضرۃ مؤید الملتہ الطاهرۃ» _____

حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کا علمی سرمایہ یوں
 تہہ پہنا ہ ہے مگر آپ کا ترجمہ قرآن _____ اور _____ فقہی شاہکار
 "فتاویٰ رضویہ" اپنی مثال آپ ہیں _____

آپ نے ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ء میں قرآن مجید کا سلیس اردو زبان میں
 ترجمہ فرمایا جو "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن" کے نام سے موسوم آج بھی
 ہر جگہ دستیاب ہے _____ یوں تو اردو زبان میں متعدد حضرات نے ترجمہ
 کیا ہے مگر آپ کا ترجمہ قرآن ان تراجم پر نمایاں فوقیت رکھتا ہے _____
 اردو کے دیگر تراجم کا آپ کے ترجمہ سے تقابل کرنے پر یہ فرق واضح طور سامنے
 آتا ہے کہ آپ کا ترجمہ لغوی _____ معنوی _____ ادبی اور علمی کمالات
 کا جامع ترین مرقع ہے _____ رواں اور شگفتہ ہونے کے ساتھ ساتھ
 قرآن کی اصل روح سے حد درجہ قریب ہے _____ ایک نمایاں خصوصیت
 یہ بھی ہے کہ آپ نے ہر مقام پر اللہ تعالیٰ عزوجل شانہ اور حضرات انبیاء و کرام
 علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ادب و احترام _____ عزت و عصمت اور مقام
 کو بطور خاص ملحوظ رکھا ہے _____ اس ترجمہ کی عظمت کا اندازہ دیگر تراجم
 کے تقابلی مطالعہ سے ہی ہو سکتا ہے _____ اہل علم و تحقیق کے لئے یہ
 ایک دعوتِ فکر ہے _____ کنز الایمان کے مطالعہ کرنے والے کو دوسرے
 تراجم کے مقابلے میں ایک واضح فرق یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ اس کے بغور
 مطالعہ سے اسلامی عقائد و ایمان کی اصل حلاوت سے نہ صرف یہ کہ لذت آشنائی

ہوتی ہے بلکہ ایمانی دولت میں مزید برکت و اضافہ کا احساس بھی ہوتا ہے۔
 امام احمد رضا ایک عدیم النظیر فقیہ تھے۔۔۔۔۔ دیگر علوم و
 فنون میں تو آپ کو امام کا درجہ حاصل تھا ہی لیکن سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
 تعالیٰ علیہ کا سچا وارث ہونے کی وجہ سے امام المسلمین اعلیٰہ الرحمۃ کی طرح فقہ کو اپنا
 خصوصی میدان قرار دیا۔۔۔۔۔ امام احمد رضا نے سب سے پہلا مسئلہ
 فقط آٹھ سال کی عمر میں تحریر فرمایا۔۔۔۔۔ اور یوں فن فتویٰ نویسی میں
 کم عمری سے ہی شہرت حاصل کرنی۔۔۔۔۔ بعد میں تو اس فن میں کوئی
 آپ کا ثانی نہ تھا۔۔۔۔۔ چنانچہ مولانا عبدالحی لکھنوی والد ماجد مولانا
 ابوالحسن ندوی اپنی کتاب ”نزہۃ الخواطر“ میں فرماتے ہیں کہ

”فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر ان (مولانا احمد رضا) کو

جو عبور حاصل تھا اس کی نظیر شاید ہی کہیں ملے“۔۔۔۔۔ ۲۲

امام احمد رضا کی بارگاہ علم میں چار دانگ سے اس قدر استفاء
 آتے تھے کہ شاید کسی اور دارالافتاء میں آتے ہوں۔۔۔۔۔ ایک وقت میں
 قریباً پانچ سو (۵۰۰) استفاء آتے اور امام احمد رضا سب کا جواب اسی وقت
 اور اسی زبان میں لکھوادیتے کہ جس زبان میں سوال ہوتا، نہ صرف یہ بلکہ اسی
 صنف ادب میں کہ جس میں سوال ہوتا یعنی اگر سوال نثر میں تو جواب بھی نثر میں
 اور اگر سوال نظم میں تو جواب بھی نظم میں ہوتا۔۔۔۔۔

آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ”العطا یا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ“

المعروف ”فتاویٰ رضویہ“ کے نام سے موسوم ہے جو کہ ہزار ہزار صفحات کی
 بارہ جہازی سائز کی ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔۔۔۔۔ یہ ایک عظیم علمی

تحقیقی خزانہ ہے اگرچہ یہ فقہی مسائل پر مشتمل ہے لیکن منقولات و معقولات کے تمام علوم و فنون کا احاطہ کرتا ہے۔

”فتاویٰ رضویہ کو برصغیر پاک و ہند اور بلاد اسلام میں ”فتاویٰ عالمگیری“

کے بعد ایک اہم مقام حاصل ہے۔

امام احمد رضا جامع کمالات نادرِ زمن ہستی تھے۔

فن اور جس موضوع پر قلم اٹھایا، اپنی انفرادیت کا سکہ ثبت کر دیا۔

آپ کی اصل دولت جب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھیں اور اسی جذبے

سے آپ کی روح ہر وقت سرشار رہتی تھی۔

شاعری آپ کے لئے وجہ افتخار نہ تھی اور نہ ہی آپ نے اسے

بطور فن اختیار فرمایا تھا۔ آپ عام ارباب سخن کی طرح صبح سے شام

تک اشعار کی تیاری میں مصروف نہیں رہتے تھے بلکہ اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی یاد میں جب تڑپ بڑھتی اور دردِ عشق بیتاب کرتا تو از خود نعتیہ اشعار

زبان پر جاری ہو جاتے پھر یہی اشعار سوزشِ عشق کی تسکین کا سامان بن جاتے۔

امام احمد رضا اکثر فرماتے کہ

”جب سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی

یاد تڑپاتی ہے تو میں نعتیہ اشعار سے بے قرار دل کو

تسکین دیتا ہوں، ورنہ شعر و سخن میرا ذوق نہیں“

شاعر شاگرد ہوا کرتے ہیں مگر عاشق شاگرد نہیں ہوتے۔

امام احمد رضا فن شاعری میں کسی کے شاگرد نہ تھے۔

وہ نوعاشق تھے۔

عاشقِ صادق تھے _____

_____ ان کو فیضانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ کچھ ملا کہ
کسی کو کیا ملے _____

حضورِ تاجدارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کی بارگاہ میں شعراءِ کرام نے اپنی اپنی حسنِ نیت اور توفیقِ الہی کے باعث ”سلام“
کا ہدیہ عقیدت پیش کیا مگر امام احمد رضا کے سلام کو ایسا قبول عام نصیب ہوا کہ
ایک صدی گزر جانے کے باوجود برصغیر پاک و ہند اور بلادِ اسلام میں فضائیں
اس کی دالہانہ آواز سے گونج رہی ہیں _____ ایک ایک شعر جذب و کیف
اور عشق و مستی کا مرقع ہے

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

_____ امام احمد رضا کا نعتیہ دیوان ”حدائقِ بخشش“ پڑھنے _____

سننے دیکھنے اور سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے _____ اس میں وجدان

بھی ہے _____ حسنِ شعر بھی _____ ترنم بھی ہے _____

نغمگی بھی _____ سوز درد بھی ہے _____ جذب و مستی بھی _____

قرآن کی تفسیر بھی ہے اور حدیثِ دل بھی،

آپ کی علمی _____ دینی _____ ملی اور سیاسی خدمات

بہت وسیع ہیں ان کی منظم تحقیق و تدقیق کے لئے ایک وسیع اکیڈمی اور ماہرین

علوم و فنون کی ٹیم درکار ہے تاکہ اس عظیم فرزندِ اسلام کے کارناموں سے مسلمانانِ عالم کو روشناس کرایا جاسکے اور ان کے علم کی فیاضیوں سے جہالت کی ظلمتوں کو مٹایا جاسکے۔

وقت کا تقاضہ ہے کہ امام احمد رضا کی خدمات کو اسکول اور کالج کے نصاب میں بطور سبق شامل کیا جائے تاکہ آنے والی نسلیں اپنے بزرگوں کی سیرت و کردار سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔

۴ شوال المکرم ۱۴۱۱ھ

از

اقبال احمد اختر القادری عفی عنہ
کراچی

حوالہ جات

- ۱۔ مقبول جہانگیر، اعلیٰ حضرت بریلوی، مطبوعہ کراچی، ص ۱۲
- ۲۔ مولانا کوثر نیازی، کالم "مشاہدات و تاثرات" روزنامہ جنگ راولپنڈی ۳ اکتوبر ۱۹۹۰ء
- ۳۔ مولانا یحییٰ اختر مصباحی، امام احمد رضا رباب علم و دانش کی نظریں، مطبوعہ کراچی
- ۴۔ رائے محمد کمال، مقرر بنیے، مطبوعہ لاہور، ص ۱۱۵
- ۵۔ مولانا ظفر الدین بہاری، حیات اعلیٰ حضرت، جلد اول مطبوعہ کراچی ص ۱
- ۶۔ علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری، سیرت امام احمد رضا مطبوعہ لاہور، ص ۳
- ۷۔ مقبول جہانگیر، اعلیٰ حضرت بریلوی، مطبوعہ کراچی، ص ۱۴
- ۸۔ مولانا حسین رضا خاں، سیرت اعلیٰ حضرت، مطبوعہ کراچی، ص ۴۹
- ۹۔ مولانا ظفر الدین بہاری، حیات اعلیٰ حضرت جلد اول مطبوعہ کراچی، ص ۳۳
- ۱۰۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، حیات امام اہلسنت، مطبوعہ لاہور ص ۲
- ۱۱۔ مولانا ظفر الدین بہاری، حیات اعلیٰ حضرت جلد اول مطبوعہ کراچی، ص ۲۳
- ۱۲۔ پروفیسر مجید اللہ قادری، قرآن سائنس اور امام احمد رضا، مطبوعہ کراچی، ص ۱۴
- ۱۳۔ امام احمد رضا بریلوی، الاجازة الرضویہ لمجل مکتة الیحمیہ، ص ۳۰۱
(بشمول رسائل رضویہ، جلد دوم مطبوعہ لاہور)
- ۱۴۔ پروفیسر مجید اللہ قادری، قرآن سائنس اور امام احمد رضا، مطبوعہ کراچی، ص ۱۵-۱۴
- ۱۵۔ الف، منہج اعجاز رولی خاں، ضمیمہ المعتقد المنتقد، مطبوعہ لاہور، ص ۲۶۶
- (ب)۔ مولانا محمود احمد قادری، تذکرہ علمائے اہلسنت، مطبوعہ کراچی، ص ۴۶

- ۱۶ _____ مولانا محمد صابر القادری نسیم بستوی، اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ۱۹۶۶ء ص ۱-۲
- ۱۷ _____ مولانا عبد المجتبیٰ رضوی، تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، مطبوعہ بنارس ۱۹۹۰ء ص ۳
- ۱۸ _____ ایضاً ص ۴۰
- ۱۹ _____ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، امام احمد رضا اور عالم اسلام، مطبوعہ کراچی ص ۱۳۰
- ۲۰ _____ ایضاً
- ۲۱ _____ مولانا صابر القادری نسیم بستوی، اعلیٰ حضرت بریلوی، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۶ء ص ۳۳
- ۲۲ _____ عبدالحی لکھنوی، فنرہۃ الخواطر، مطبوعہ حیدرآباد دکن، ص ۴۱
- ۲۳ _____ مقبول جہانگیر اعلیٰ حضرت بریلوی، مطبوعہ کراچی، ص ۲۵

ترجمہ قرآن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

يَا لَللّٰهِ جَلَّ جَلَالُكَ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْكَ



شريف

کنز الایمان

- قرآن پاک کا صحیح اور سب سے مقبول ترجمہ۔
- سلیس و رواں ہونے کے ساتھ ساتھ رُوح قرآن کے قریب تر۔
- یہ ترجمہ لفظی بھی ہے اور با محاورہ بھی یعنی لفظ و محاورہ کا حسین امتزاج۔
- عوامی لغات اور بازاری بولی سے یکسر پاک۔
- آیات کے سیاق و سباق کے اعتبار سے الفاظ کے موزوں ترین معانی کا انتخاب۔
- قرآن پاک کے اصل منشاء مراد کو بیان کرنے والا۔
- بارگاہِ الہی کے تقدس اور احترامِ نبوت کا کما حقہ پاسدار۔
- مسکبِ اہل سنت و جماعت اور سلف صالحین کا سچا ترجمان۔
- بے شمار خوبیوں سے مالا مال واحد مہذب ترجمہ قرآن "کنز الایمان"۔
- ایک عادل کے لئے قرآن پاک کے اردو ترجمہ کنز الایمان کے انتخاب کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔
- اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے تعصب کی عینک اتار کر کنز الایمان کا ہی مطالعہ کیجئے۔

ترجمے والا قرآن پاک خریدتے وقت کنز الایمان ہی کا مطالعہ کیجئے

IDARA TAHQIQAT-E-IMAM AHMAD RAZA (KASHMIR)

ترجمہ قرآن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

يَا لَللَّهِ جَلَّ جَلَالُكَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



کنز الایمان

شریف

- قرآن پاک کا صحیح اور سب سے مقبول ترجمہ۔
- سلیس و رواں ہونے کے ساتھ ساتھ رُوح قرآن کے قریب تر۔
- یہ ترجمہ لفظی بھی ہے اور با محاورہ بھی یعنی لفظ و محاورہ کا حسین امتزاج۔
- عوامی لغات اور بازاری بولی سے یکسر پاک۔
- آیات کے سیاق و سباق کے اعتبار سے الفاظ کے موزوں ترین معانی کا انتخاب۔
- قرآن پاک کے اصل منشاء مراد کو بیان کرنے والا۔
- بارگاہِ الہی کے تقدس اور احترامِ نبوت کا کما حقہ پاسدار۔
- مسکبِ اہل سنت و جماعت اور سلف صالحین کا سچا ترجمان۔
- بے شمار خوبیوں سے مالا مال واحد مہذب ترجمہ قرآن "کنز الایمان"۔
- ایک عادل کے لئے قرآن پاک کے اردو ترجمہ کنز الایمان کے انتخاب کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔
- اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے تعصب کی عینک اتار کر کنز الایمان کا ہی مطالعہ کیجئے۔

ترجمے والا قرآن پاک خریدتے وقت کنز الایمان ہی کا مطالعہ کیجئے

IDARA TAHQIQAT-E-IMAM AHMAD RAZA (KASHMIR)